وقتِ فَجر کی اور رات کے وقت کی نیز عشرۂ ذی الحجہ کی عظمت وفضیلت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا بِمَوَاسِمِ الْخَيْرَاتِ، وَحَثَّنَا عَلَى اغْتِنَامِ الْأَوْقَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلاشبہ وقت ایک عظیم الشان نعمت اور قیمتی عطیہ ہے جو اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے ہمیں عطا فرمایا ہے مگر یہ قیمتی نعمت اور ہماری عمر کی محدود مدت بہت تیزی کے ساتھ گذر رہی ہے اور ہر گذرتے منٹ اور سکنڈ کے ساتھ یہ دولت گھٹتی جارہی ہے وقت کی اسی اہمیت کے پیش نظر باری تعالی نے قرآن پاک میں مختلف اوقات اور ایام کی قسم کھائی ہے چنانچہ سورۂ فجر میں

(١) الحشر : ١٨.

ارشاد ہے :(وَالْفَجْرِ * وَلَيَالٍ عَشْرٍ * وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ * وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ)[١].
قسم ہے فَجر (کے وقت) کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی اور جُفت کی اور طاق کی اور (قسم ہے) رات کی جب وہ چلنے لگے (گذرنے لگے) غور فرمایے ان آیات میں باری تعالی نے ان بابرکت اوقات کی قسم کھائی ہے اوراپنی قسم کے ذریعے ان کی عظمت شان اور ان کی قیمت واہمیت کی خبر دی ہے یقیناً وقت کی قدردانی اور اس کے صحیح استعمال میں دین ودنیا کے بے شمار فائدے ہیں[٢] اسی لئے باری تعالی نے اگلی آیت میں ہوشیار لوگوں کو ان اوقات کی قدردانی کی اور ان کو کام میں لانے کی ترغیب دی ہے :(هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ)[٣]. کیا اس میں عقل والوں کے واسطے کافی قسم بھی ہے، یعنی اس قسم میں عقلمندوں کیلئے بڑی عبرت اور نصیحت ہے[٤] جوان کو وقت کے صحیح استعمال کی دعوت دے رہی ہے اور ان کو وقت کے ضائع کرنے اوراس کو برباد کرنے سے روک رہی ہے لہذا ہمیں اپنے وقت کو غنیمت سمجھ کر اس میں ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کرنی چاہئے اور ہر لمحہ اللہ کی رضا اور رحمت کا جھونکا طلب کرتے رہنا چاہئے بلاشبہ جس بندے کو رحمت الہی کا جھونکا نصیب ہوجاتا ہے اس کو مغفرت کا پروانہ مل

(١) الفجر : ١ – ٤ .
(٢) تفسير النيسابوري : (٧/٣٣٤).
(٣) الفجر : ٥ .
(٤) تفسير الطبري : (٢٤/ ٤٠٢)، وتفسير الرازي (٣١/١٥١).

جاتا ہے اور جنت میں داخلے کی بشارت مل جاتی ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «افْعَلُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللَّهِ، فَإِنَّ لِلَّهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ، يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ»[1]. اپنی زندگی میں خیراور نیکی کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جھونکوں کے درپے رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے جھونکے اور حصے عطا کر دیتا ہے

اپنے قیمتی وقت کی خاص طور پر وقتِ فَجُر کی قدر کرنے والو! ان آیات میں اللہ رب العزت نے سب سے پہلے طلوع فَجُر کے وقت کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا: (وَالْفَجْرِ) دراصل فَجُر کا وقت انتہائی اہم اور عظیم الشان ہے یہ عظیم وقت ایسی علامتوں اور نشانیوں کے ساتھ نمودار ہوتا ہے جو نشانیاں اللہ تعالی کی قدرت وقوت اور اس کی عظیم کاریگری کی دلیل ہیں فَجُر کے وقت کی فضیلت اور اہمیت کی بنا پر قرآن کریم کی ایک سورہ کا نام فَجُر رکھا گیا ہے بہر حال طلوع فَجُر کے بعد صُبُح روشن ہوتی ہے اور اس کی چاندنی خوب پھیل جاتی ہے اللہ جَلَّ جَلالُہٗ نے صُبُح کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: (وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ)[2]. قسم ہے صُبُح کی جب اس کا اجالا خوب پھیل جائے، پھر صُبُح کی سفیدی اور اس کے دراز ہوتے اجالے کے ساتھ[3] دن کی روشنی اور اس کی چمک

---

(١) الطبراني في الكبير: ١/٣٥٠.
(٢) المدثر: ٣٤.
(٣) تفسير الرازي: (٣١/٦٨).

پھیلنی شروع ہوجاتی ہے [1] باری تعالی کا فرمان ہے: (وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ)[2]. قسم ہے صُبح کی جب وہ طلوع ہوجائے اور خوب روشن ہوجائے، اس کے بعد دن کی روشنی اور اس کی چمک پورے آب و تاب کے ساتھ پھیل جاتی ہے اور ہر چیز پر غالب آجاتی ہے اور لوگوں کو اپنے کام کاج اور تلاش معاش کیلئے نکلنے کا اشارہ دیتی ہے [3] باری تعالی نے اس کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا: (وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى)[4]. قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوجائے، غور فرمایے باری تعالی نے صُبح کے مذکورہ سارے مرحلوں کی قسم کھائی ہے یقیناً یہ تمام مرحلے اللہ تعالی کی کامل قدرت اور عظیم حکمت کی نشانیاں ہیں اللہ رب العزت نے اس کے بنانے پر اپنی تعریف فرمائی ہے چنانچہ ایک آیت میں ارشاد ہے: (فَالِقُ الإِصْبَاحِ)[5]. وہی ہے جو صُبح کو ظاہر کرنے والا ہے، اسی کے حکم سے صُبح کی پَو پھٹتی ہے، وہی آسمان وزمین کا خالق ومالک ہے ساری عظمت اور بڑائی اسی کیلئے ہے اسی نے لوگوں کو صحت وعافیت اور قوت ونعمت عطا فرمائی ہے اسی کے رحم وکرم سے ہم سونے کے بعد بیدار ہوتے ہیں اور گویا نئی زندگی پاتے ہیں تاکہ ہم اپنی ذمہ داری اور اپنا کام نئی طاقت اور نئے جذبے کے ساتھ انجام دے سکیں اسی لئے

---

(١) لباب التأويل في معاني التنزيل : (٤/ ٣٩٩).
(٢) التكوير : ١٨.
(٣) تفسير الرازي : (٣١/١٨١).
(٤) الليل : ٢.
(٥) الأنعام : ٩٦ .

نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ جب اپنی نیند سے بیدار ہوتے تو اللہ کی تعریف کرتے اور یہ دعا پڑھتے :«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»[1]. تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے موت (نیند) کے بعد ہمیں زندہ اور بیدار کیا اوردوبارہ زندہ ہوکراسی کے پاس لوٹنا ہے،پس ہمیں صُبح کے وقت کوغنیمت سمجھ کر سویرے جاگ جانا چاہیے اللہ کے ذِکراور نماز فَجُر سے اپنے دن کی شروعات کرنی چاہیے تلاوتِ قرآن کی اور دعا ومناجات کی سعادت حاصل کرنی چاہیے علم اور مطالعہ کیلیے اپناوقت فارغ کرنا چاہیے پوری چُستی اور محنت کے ساتھ اپنی ڈیوٹی اور اپنا کام انجام دینا چاہیے امانت ودیانت کے ساتھ اپنی حلال روزی حاصل کرنی چاہیے اور اللہ تعالی سے خیروبرکت کی دعاکرتے رہنا چاہیے نبی کریم ﷺ جب نماز فَجُر اداکرلیتے تو اس طرح دعا فرماتے:«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا»[2]. اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا اور حلال روزی کا اور مقبول عمل کا سؤال کرتا ہوں

عشرۂ ذی الحجہ کو غنیمت سمجھنے والو! مذکورہ آیات میں باری تعالی نے فَجُر کی قسم کے بعد ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی قسم کھائی ہے[3] چنانچہ ارشاد ہے:(وَلَيَالٍ

---

(١) مسلم : ٢٧١١ .
(٢) ابن ماجه : ٩٢٥ .
(٣) تفسير الطبري : (٢٤/٣٩٦).

عَشْرٍ) درحقیقت باری تعالی نے ذی الحجہ کی ان دس راتوں کوپوری سال کے تمام ایام پر فضیلت اور فوقیت بخشی ہے [1] ارشاد نبوی ہے:«أَفْضَلُ أَيَّامِ الدُّنْيَا أَيَّامُ الْعَشْرِ». دنیاکے دنوں میں افضل ترین ذی الحجہ کے [2] دس دن ہیں، علمائے کرام نے لکھاہیکہ عشرۂ ذی الحجہ فضیلت کا سبب یہ ہیکہ اس میں نماز،روزہ،حج ،قربانی صدقہ ،تلاوت اورذِکرجیسی بہت ساری عظیم الشان عبادتیں اکٹھی ہوجاتی ہیں [3] جبکہ سال کے کسی دوسرے وقت کو یہ خصوصیت حاصل نہیں،اسی لئے اس میں نیکی اور بھلائی کا اہتمام اللہ تعالی کو بے انتہا پسند ہے رسول رحمتﷺ کا فرمان ہے:«مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ». اللہ تعالی کو ان دس دنوں میں(عشرۂ ذی الحجہ میں [4]) نیک عمل جتنامحبوب ہے اتنا کسی دوسرے دن میں نہیں، لہٰذااس عشرے کوغنیمت سمجھ کرہمیں اس میں ہرقسم کا نیک عمل کرناچاہئے یہ عبادت اور نیکیوں کا موسم ہے سرور کونینﷺ کافرمان ہے:«مَا مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى» [5]. اللہ کے نزدیک اُس نیک عمل سے جوبندہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں کرتا ہے کوئی بھی عمل

---

(١) تفسير ابن كثير : (٥/٤١٦).
(٢) مسند البزار (كشف الأستار عن زوائد البزار : ١١٢٨).
(٣) فتح الباري : ٣/٣٩٠.
(٤) البخاري : ٩٦٩ ، وأبو داود : ٢٤٣٨ ، صحيح ابن خزيمة : ٤/٢٧٣ واللفظ لهما.
(٥) الدارمي : ١٨٢٨.

زیادہ پاکیزہ اور اجر وثواب میں بڑھکر نہیں،اس کے بعد اللہ تعالی نے یہ قسم کھائی :(وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ) قسم ہے جُفت کی اور طاق کی بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ان دونوں کلموں سے نمازوں کی طرف اشارہ ہے چنانچہ بعض نمازیں جُفت ہیں جیسے فَجر،ظُہر،عَصر اور عِشاء کی نمازیں جبکہ مغرب کی نماز طاق ہے[1] تفسیر ابن کثیر کے مطابق جُفت میں وتر کی شروع کی دو رکعتیں اور طاق میں وتر کی تیسری اور آخری رکعت بھی داخل ہے[2] بلاشہ نماز دین کا ایک بنیادی رکن ہے نماز افضل ترین عبادت ہے نماز میں دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کی پابندی میں مسلمانوں کی حقیقی کامیابی ہے اس لیے ہمیں فرض نمازں کی پابندی کرنی چاہیے ان کو باجماعت ادا کرنا چاہئے اور سنت ونوافل کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ہمیں کثیر اجر وثواب حاصل ہو اور دین ودنیا کی سعادت اور کامیابی نصیب ہو

قرآنِ پاک میں غور وفکر کرنے والے حضرات وخواتین ! سورۂ فَجر میں آگے باری تعالی نے رات کی قسم کھائی ہے:(وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ). قسم ہے رات کی جب وہ چلنے لگے اور گذرنے لگے[3] اس میں رات کی اہمیت اور اس کے بہت جلد گذر جانے کی

(١) تفسير الطبري : (٣٩٩/٢٤ - ٤٠٠)، تفسير القرطبي : (٣٩/٢٠) تفسير ابن كثير : (٨/ ٣٩٢)
(٢) ابن كثير : ٣٩٢/٨ .
(٣) ابن كثير : ٣٩٣/٨ .

طرف اشارہ ہے اس لئے ہمیں اپنی راتوں کارآمد بنانا چاہیے اللہ رب العزت نے رات آرام کیلئے بنائی ہے اس لئے بلاوجہ باہر پھرنا اور بلاضرورت دیر تک جاگنا مناسب نہیں بلکہ رات اپنے گھر میں گذارنی چاہیے اور کوئی ضرورت نہ ہو تو جلدی سوجانا چاہیے اور اپنے جسم کو راحت پہنچانی چاہیے باری تعالی کا فرمان ہے:(وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا)(١).

اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے رات کو پردہ کی چیز بنایا اور نیند کو راحت اور آرام کی چیز بنایا، اسی طرح رات کی تنہائی اور رات کا سکون اللہ کی عبادت اور مناجات کا بہترین موقع ہے ہمارے مُقتدا احمدِ مصطفی ﷺ شب میں بکثرت عبادت کرتے اور تہجدُ و تلاوت اور اذکار و تسبیحات کا اہتمام کرتے پس ہم بھی اپنی راتوں کو عبادت سے قیمتی بنائیں سویرے بیدار ہوجائیں تہجدُ ادا کریں قرآن پاک کی تلاوت کریں اور ذِکر و تسبیح کا اہتمام کریں اللہ تعالی ایسے بندوں سے خوش ہوتا ہے اور ان کو اپنی رحمت اور نعمت سے مالامال کردیتا ہے، یا اللہ یا کریم ہمارے وقت میں برکت عطا فرما ہم کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرما دے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے

***فَاللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي أَوْقَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَاجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِينَ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(٢).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الفرقان : ٤٧.
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، وَنَشْكُرُهُ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ يَجْزِي مَنْ شَكَرَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ میرے عزیز دوستو ! آدمی کی عقلمندی اور سمجھداری کی بات یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر وقت کو اللہ کی اطاعت و عبادت میں استعمال کرے خاص طور پر جن اوقات کی اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے ان کو غنیمت سمجھے اور ان کی اہمیت کا یقین کرکے ان کو دین ودنیا کی بھلائی میں صرف کرے تاکہ بندے کو اللہ کی رضا اور خوشنودی نصیب ہو اور اس کو جنت میں داخلہ نصیب ہو اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:(أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)(١). جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے سو ان کے لیے ہمیشہ کے ٹھکانہ والی جنتیں ہیں جو ان کے اعمال کے بدلے میں ان کی مہمانی کے لئے ہیں، در حقیقت وقت ایک امانت ہے جس کی حفاظت کرنا اور اس کو مفید کاموں

---

(١) السجدة : ١٩ .

میں استعمال کرنا ہمارے ذمہ لازم ہے اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ قیامت میں اس امانت کے بارے میں ہم سے پوچھ ہوگی پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے قیمتی وقت کی قدر کریں خاص طور پر فَجْر کے وقت کی اہمیت اور فضیلت کا استحضار رکھیں اسی طرح عشرۂ ذی الحجہ میں نیکی اور بھلائی کا خصوصی اہتمام کریں اور خدائے ارحم الراحمین سے اپنا تعلق مضبوط کریں نیز اپنے بچوں اور بچیوں کا وقت کام میں لائیں ان کو نیکی اور بھلائی کی ترغیب دیتے رہا کریں ان کی صلاحیت اور ان کے ذہن کو روشن کریں اور ان کو نفع اور خیر کے کاموں کی تاکید کرتے رہا کریں تاکہ ان کو دین و دنیا کی کامیابی حاصل ہو باری تعالی نے زمانے کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا :(وَالْعَصْرِ * إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ * إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ)[1]. زمانے کی قسم انسان درحقیقت بڑے گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے ، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العلمین ہم کو وقت کی قدردانی اور اس کے صحیح استعمال کی توفیق عطا فرما اور ہم کو اپنے فضل وکرم سے نواز دے *** هَذَا وَصَلُّوا

---

(١) سورة العصر .

وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[١].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ كُلِّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لَنَا رَشَدًا.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.